

دانتے کی کامیڈی پر اسلامی اثرات

(۲)

سیّد حبیب الحق ندوی

چوتھے جزو میں پروفیسر بلاکیوس ان ذرائع کا انکشاف کرتا ہے جن سے اسلامی عقائد، روایات اور
نمونے مسیحی یورپ میں منتقل ہوئے۔

ادبی تقلید یا نقل و استفادہ کے اثبات کے تین علمی طریقے ہیں:

- ۱- اصل اور نقل میں مماثلت و مشابہت ثابت ہو جائے۔
- ۲- وقت اور زمانہ کے اعتبار سے اصل کی اولیت اور نقل کی تاخیر ثابت ہو۔
- ۳- دونوں نمونوں کے درمیان ارتباط و تعلق کا انکشاف ہو جائے۔

عالم اسلام اور مسیحی یورپ میں گہرے روابط موجود تھے مثلاً تجارت کا سلسلہ، یروشلم میں
عیسائی زائرین کی آمد و رفت کا سلسلہ، صلیب کی طویل جنگیں، اسلامی خلفاء کے ہاں عیسائی مشن کا
قیام وغیرہ (۷۲۳) اس کے علاوہ جب نارمن (NORMANS) نے سسلی فتح کیا تو نارمن حکمران کا
دربار مسلم کلچر کا مرکز بن گیا (۷۴۰)۔ مزید برآں اسلامی اندلس کے ساتھ مسیحی یورپ کے روابط متعدد ذرائع
سے قائم تھے (۷۴۲)۔ ٹولیدو (TOLEDO) کا دربار اور پوپ ریمانڈ (ARCH BISHOP
RAYMOND) کا ترجمہ و اشاعت کا اسکول (۷۴۴)۔ مردوانا الفانسو (THE COURT OF
ALPHONSO THE WISE) کا دربار اور مرسیا (MURCIA) اور سوائل (SEVILLE)
میں تقابلی ادیان کے مدارس (INTER DENOMINATIONAL COLLEGES OF
MURCIA AND SEVILLE) وغیرہ اسلامی انکار و عقائد اور مختلف نمونوں کی اشاعت
سارے یورپ میں کر رہے تھے (۷۲۹-۷۴۵)۔

اسلام کے عقیدہ حیات بعد الموت کی اشاعت یورپ میں انہی ذرائع سے ہوئی (۷۴۶)۔

مندرجہ بالا ذرائع میں اسلامی اُنڈلس سب سے آگے اور پیش پیش تھا (۷۲۷)۔ مزارب (MOZARABS) اسلام کے داستانی گیت (LEGENDARY LORE) سے واقف تھے (۷۲۸)۔ اور واقعہ معراج لابرٹ (ROBERT OF READING) کے تذکرہ (SUMMA) میں موجود ہے (۷۲۸)۔ پادری روڈری گو (ARCH BISHOP RODRIGO) کی تاریخ عرب (HISTORIA ARABAM) اور مردانا الفونسو کی داستان اسپین (ESTORIA D' ESPANNA) میں واقعہ معراج کا ذکر موجود ہے (۷۲۹)۔ پادری پٹر پاسکل (ST. PETER PASCHAL) کی کتاب (IMPUNACION DE LA SELA DE MAHOMAH) میں واقعہ معراج اور حیات بعد الموت کا نظریہ موجود ہے، بلکہ اس کے متعلق بیشتر دیگر روایتیں بھی منقول ہیں (۷۵۰)۔ اٹلی میں یہ روایتیں پٹر پاسکل کے ذریعہ پہنچیں (۷۵۱)۔

واقعات معراج سے داننے کی واقفیت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اس کا استاذ برونیٹو لاتیئی (BRUNETTO LATINI) علوم عربیہ کا ممتاز عالم تھا (۷۵۲)۔ وہ مردانا الفونسو کے دربار میں تھا اور اسی وقت اسے معراج کی تفصیلات معلوم ہوئی ہوں گی۔ اس نے وہی معلومات اپنے شاگرد رشید داننے تک پہنچائی ہوں گی (۷۵۳)۔ مزید برآں داننے کو خود بھی عربی کلچر سے بڑا شغف تھا (۷۵۶)۔ بلکہ سامی زبانوں سے بھی دلچسپی تھی (۷۵۸)۔ داننے پیغمبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ، کو نعوذ باللہ جہنم میں مبتلاء عذاب دکھاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تاریخ اسلام سے کم و بیش واقف ضرور تھا (۷۵۹)۔ عرب کلچر سے داننے کے شغف کی واضح دلیل یہ بھی ہے کہ وہ عرب نجومیوں سے کھلے عام استفادہ کرتا ہے (۷۶۱)۔ نیز اس امر کے ثبوت میں ذرا تاامل نہیں کہ داننے کا فلسفہ پادری تھامس (ST. THOMAS) کے بجائے ابی سینا اور ابن رشد سے زیادہ قریب ہے (۷۶۳)۔

ابن العربی اور داننے

پروفیسر پلاکیوس نے ابن العربی سے داننے کا موازنہ اور مقابلہ کرنے کے لئے ایک علیحدہ باب مخصوص کیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی سعی کی ہے کہ داننے نے اپنا ذہنی رابطہ صوفیاء کے دانا و فرزانہ طبقہ (ILLUMINATED MYSTICS) سے جو بصیرت و معرفت خصوصی

(ESPECIAL ENLIGHTENMENT) کا دعویدار ہے، قائم کیا (۲۶۳)۔ ابن العربی اور دانٹے کے ہاں تقابلی خطوط (PARALLELS) ٹرپ رہے ہیں (۲۶۴)۔ اظہار و بیان، علامات، حروف و اعداد کا استعمال، علم نجوم کی اصطلاحات، عالم تخیل کی تجسیم (PERSONIFICATION) خوابوں کی تعبیر ابن العربی اور دانٹے کے ہاں یکساں اور متوازی خطوط پر متحرک ہیں (۲۶۵)۔ دانٹے کا فلسفہ عشق ابن العربی کے فلسفہ عشق و محبت کا چرہ ہے (۲۶۶)۔ ابن العربی کی تصنیف 'ترجمان الاشواق' (THE INTERPRETER OF LOVE) اور فتح الذخائر والاغلاق (THE TREASURES OF LOVE) کے مضامین پر بہودانٹے کے ہاں موجود ہیں (۲۶۷)۔ نیز اس قسم کی متصوفانہ شاعری کی روایتیں اسلام میں کثرت سے موجود تھیں مثلاً قرطبہ کے ابن حزم کی طوق الحمامہ (THE NECHLACE OF THE DOVE) اور کتاب العشق والعشاق (BOOK OF LOVE) معروف تھیں (۲۶۷)۔ صوفی ادب میں عورت عقل قدسی کی علامت (SYMBOL OF DIVINE WISDOM) تصور کی جاتی ہے۔ یہی عورت دانٹے کی بیٹرس، جو عقل قدسی کی واضح علامت ہے، کامیڈی کی ہیروئن ہے۔ ابن العربی کی فتوحات میں عشق کا ایک خاص ماحول ہے بلکہ ساری فضا محبت کی شبنم سے بھیگی ہوئی ہے (۲۶۸)۔

نتیجہ میں پروفیسر پلاکیوس رقم طراز ہے کہ اسلامی نظریہ حیات بعد الموت اور ابن العربی کے تصورات دانٹے کے اسرار سربستہ کی کلید ہیں جس کا پتہ عیسائی روحانیت کے ذریعہ لگانا خام خیالی ہے (۲۶۵)۔ پروفیسر مذکورہ کے خیال میں اسلامی ادب و فن کے حق کا انکار ناانصافی ہے، کیونکہ یہی ادب حقیقت دانٹے کی نظم "کامیڈی" کا پیشرو ہے۔ اسلامی ادب دانٹے کے اسرار سربستہ کو تنہا فاش کر سکتا ہے، جس سے تمام دوسرے ادبیات متحدہ طور پر بھی قاصر ہیں۔ پروفیسر پلاکیوس کی تحریر ملاحظہ ہو (۲۶۹)۔

NOR IS IT POSSIBLE ANY LONGER TO DENY TO ISLAMIC LITERATURE THE PLACE OF HONOUR TO WHICH IT IS ENTITLED IN THE STately TRAIN OF THE FORERUNNERS OF DANTE'S POEM. FOR THIS LITERATURE, IN ITSELF, FURNISHES MORE

SOLUTIONS TO MANY RIDDLES THAT SURROUND THE
GENESIS OF THE POEM THAN ALL THE OTHER PRECUR-
SORY WORKS COMBINED.

ابن العربی سے استفادہ کی بحث کرتے ہوئے پروفیسر موصوف رقم طراز ہے کہ ابن العربی کی
تصانیف بالخصوص فتوحاتِ مکیہ دانتے کی نظم کا اصل مصدر ہیں۔ وہیں دانتے کو اقلیدس
کے اصول پر جہنم و جنت کی بناوٹ، مناظر کے اُبھرے ہوئے خطوط جن پر یہ رفیع ڈرامہ کھڑا
ہے، نیکو کار اور متقی کی باسعادت زندگی کی جاندار تصویروں، نور آزی کی دیدار کی سعادت
اور دیدار کرنے والوں کی خود فراموشی و وارفتگی وغیرہ کا سراغ ملا۔ اس طرح دانتے،
ابن العربی کا رہنما منت ہے۔ دانتے کی ادبی شہرت میں ابن العربی کا جو حصہ ہے اسے نظر انداز
نہیں کیا جاسکتا (۲۷۶-۲۷۷)۔

REFER TO THE FIGURE OF THE SPANISH MYSTIC AND
POET IBN ARABI OF MURCIA. HIS WORK IN GENERAL, AND
PARTICULARLY HIS FUTUHAT, MAY, INDEED HAVE BEEN THE
SOURCE OF WHENCE THE FLORENTINE POET DREW THE
GENERAL IDEA OF HIS POEM. THERE ALSO DANTE COULD
HAVE FOUND THE GEOMETRICAL PLANS OF THE ARCHI-
TECTURE OF HELL AND PARADISE, THE GENERAL FEAT-
TURE OF THE SCENERY IN WHICH THE SUBLIME
DRAMA IS LAID, THE VIVID PICTURE OF THE LIFE OF
GLORY LED BY THE CHOSEN, THE BEATIFIC VISION
OF DIVINE LIGHT, AND THE ECSTASY OF HIM WHO
BEHOLDS IT THE SHARE DUE TO IBN ARABI
----- A SPANISH, ALTHOUGH A MUSLIM ----- IN THE

LITERARY GLORY ACHIEVED BY DANTE. A LIGNIERI
IN HIS IMMORTAL POEM CAN NO LONGER BE IGNORED.

مقدمہ میں پروفیسر مذکورہ موانے اور دیگر مباحث کا خلاصہ چند الفاظ میں ادا کرتے ہوئے قمر طراز
ہے کہ مختلف اسلامی روایات اور دانتے کی نظم میں موازنہ کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا بلکہ درجہ
ایقان حاصل کیا کہ کامیڈی اور مسلم روایات کے مناظر جنت و جہنم کے نقشے دونوں ایک ہی مسلم
ہاتھ اور دماغ کی صناعتی ہیں (مقدمہ صفحہ ۱۳)۔

"A METHODOICAL COMPARISON OF THE GENERAL OUTLINES
OF THE MOSLEM LEGEND WITH THOSE OF THE GREAT
POEM CONFIRMED MY IMPRESSION AND FINALLY QUET
CONVINCED ME THAT THE SIMILARITY HAS EXTENDED
TO THE MANY PICTURESQUE, DESCRIPTIVE AND EPI-
SODIC DETAILS OF THE TWO NARRATIVES, AS WELL AS
TO WHAT IS CALLED "ARCHITECTURE OF THE REALMS" THAT
IS TO SAY, THE TOPOGRAPHICAL CONCEPTION OF THE
INFERNAL REGIONS AND OF THE CLESTIAL ABODES, THE
PLANS OF WHICH APPEARED TO ME AS DRAWN BY
ONE AND THE SAME MOSLEM ARCHITECT." (PREFACE. P. XIII)

ان تحقیقات اور بیانات پر عرصہ تک لے دے مہی۔ ادبی و تنقیدی دنیا میں زلزلے اُٹھتے
رہے۔ تمام اعتراضات اور تنقیدی مقالوں کا گہرا مطالعہ کرنے کے بعد پروفیسر پلاکیوس نے
ایک جوابی مقالہ (جو اصل ہسپانوی کتاب کے سیکنڈ اڈیشن کے آخر میں شریک اشاعت ہے)
HISTORIA ENTICA DE UNA POLEMICA تحریر کیا اور بیک وقت چارٹر ترین
ادبی و تنقیدی مجلات میں ۱۹۲۴ء میں شائع کرایا۔

ان تحقیقات کے بعد اٹلی کے قوم پرست اور دانتے نواز حلقوں میں عرصہ تک کھلبلی رہی،

FIGURA 3ª
Parte superior o circular: Plána del infierao dantesco.

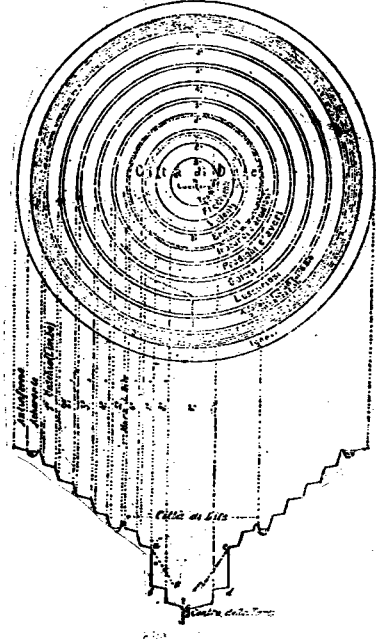


FIGURA 3ª
Parte inferior Sección longitudinal o perfil del infierao dantesco.

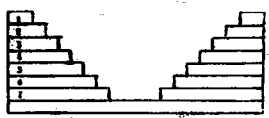


FIGURA 4ª
Sección longitudinal o perfil del infierao islámico.

ہاں بعینہ موجود ہے۔ ابن العربی نے ہر طبقہ کو اربعہ
(QUADRANTS) میں تقسیم کیا ہے۔ جن میں
غیر مومن ملحد، منافق وغیرہ ہیں، اسی ترتیب
دانٹے کے ہاں بھی موجود ہے۔ ابن العربی نے ہر
دائرہ کو ذیلی دائروں (SEMI-CIRCLES)
میں تقسیم کیا ہے۔ وہی دانٹے نے بھی کیا۔
گنہگار دو قسم کے ہیں خارجی (EXTERNAL)
یعنی جنہوں نے واقعی گناہ کا ارتکاب کیا۔ داخلی
(INTERNAL) یعنی گناہ تو نہیں کیا لیکن
نیت یا ارادہ ضرور کیا۔ یہی تقسیم دانٹے کے ہاں
ہے۔ ابن العربی نے جہنم کا نقشہ اتلیدس کے
اصولوں پر دائروں کی شکلوں میں پیش کیا ہے
دانٹے نے اسی نقشہ کی نقل کی ہے۔ مندرجہ ذیل
نقشے بغور ملاحظہ ہوں۔ (پلاکیوس صفحہ ۱۳۷)

94 MOSLEM HELL IN THE DIVINE COMEDY

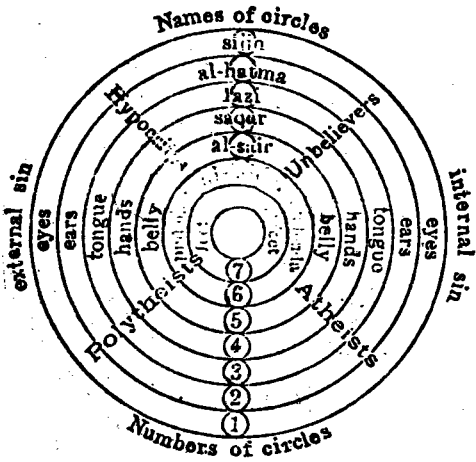


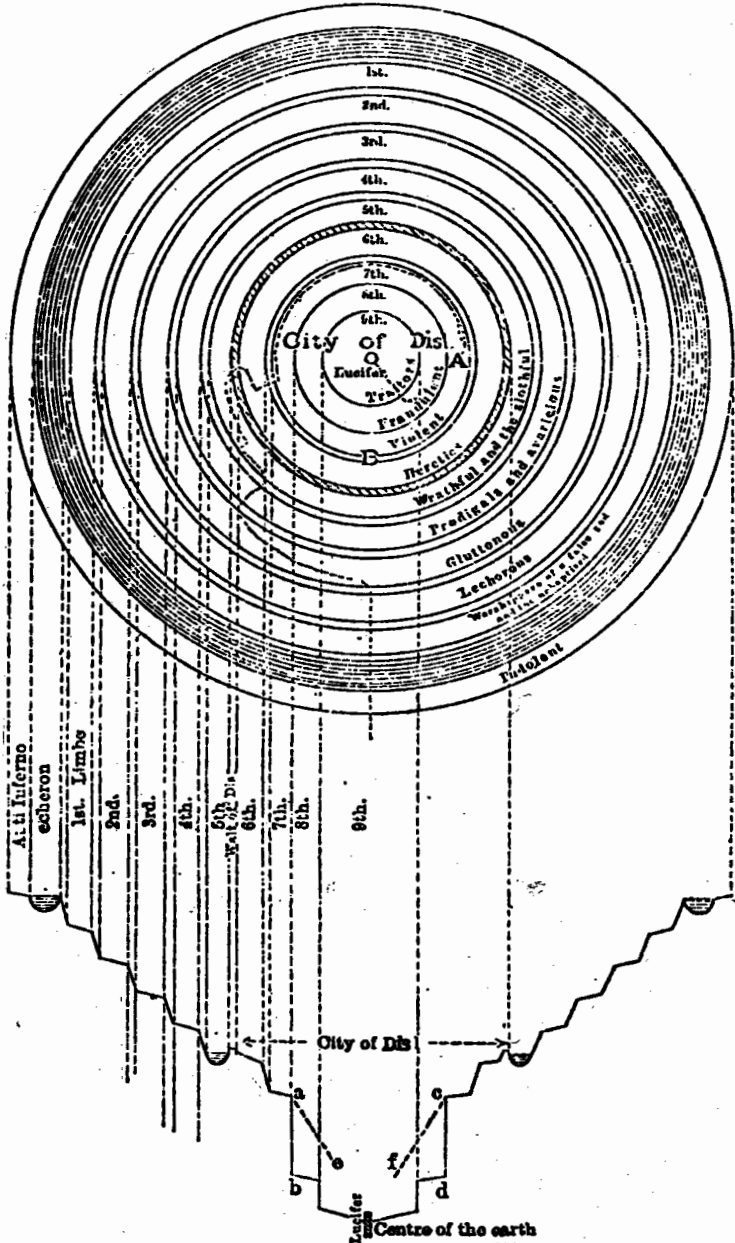
Fig. 1

دانٹے پرستوں (DANTISTS) نے
جہنم کی بناوٹ اور پلان (ARCHITECTU-
RAL PLAN) پر بے شمار کتابیں لکھیں
لیکن بقول پروفیسر پلاکیوس ان میں سے ایک کو
بھی یہ پتہ نہ چل سکا کہ یہ دانٹے کی ذہنی ایجاد
کے بجائے ابن العربی کی ہو بہو نقل ہے (پلاکیوس
صفحہ ۱۳۷)۔ بہر حال پورینا (PORENA) کا

نمایا ہوا نقشہ تفصیل کے ساتھ درج ذیل ہے۔ یہ انگریزی ترجمہ صفحہ ۹۵ سے ماخوذ ہے۔ یہ بلا کیوس کے نقشہ (صفحہ ۱۳۷ جو سابق صفحہ پر درج ہے) کی توسیع ہے۔

PORENA'S DESIGN OF DANTE'S HELL 95

Fig. 2



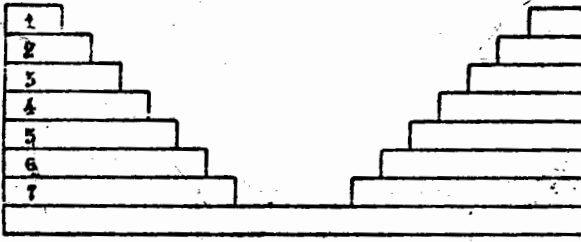


Fig. 3

کامیڈی میں فردوس کا نقشہ ابن العربی سے ماخوذ ہے

احادیث کی بنیاد پر جنت کا جو مفصل نقشہ ابن العربی نے پیش کیا ہے کوئی دوسرا صوفی نہیں کر سکا۔ اس میں جہاں فن و جمال کا عروج ہے وہاں تقلیدس کے حساب پر نقشہ کی ترکیب بھی لاشائی ہے،

FIGURA 1ª

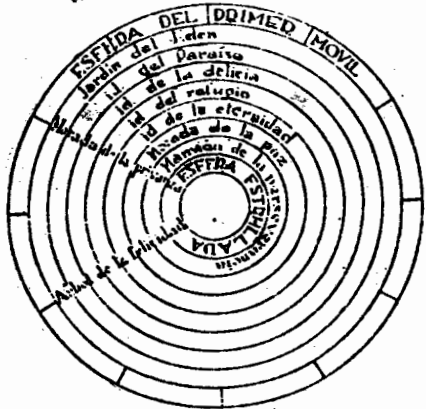
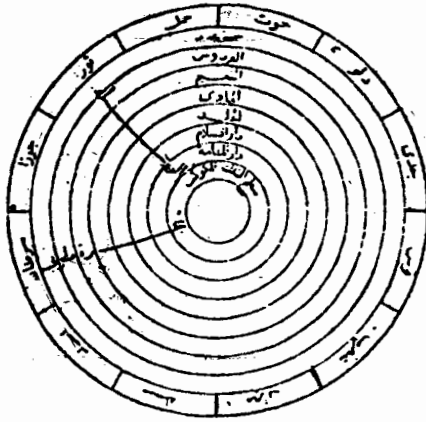


FIGURA 2ª

ایک نظر میں عالم بالا کا خاکہ کھینچ جاتا ہے۔ ابن العربی کے نظریہ کائنات (COSMOLOGY) کے مطابق کائنات دائروں یا حلقوں (CIRCLES OR SPHERES) میں بٹی ہوئی ہے۔ ساری کائنات (COSMOS) کا پلان انہی دائروں کی ایک سلسلہ وار ترتیب و ترکیب پر قائم ہے، جو ایک کے اوپر ایک قائم ہیں۔ اور عالم قدس کے ساتھ مربوط ہیں۔

زمین، پانی، ہوا اور ایتر (ETHER) کے علاقے (SPHERES) سب سے نیچے واقع ہیں۔

کوئی حلقوں میں ترتیب کے ساتھ چاند (MOON) مرکری (MERCURY) نمبرہ (VENUS) آنتاب

(SUN) مریخ (MARS) جو پٹیٹر (JUPITER)

اور زحل (SATURN) ہیں۔ ان کے اوپر غیر

متحرک ستاروں (FIXED STARS) یا افلاک کی دنیا ہے۔ اس کے پرے بے ستاروں کی دنیا ہے،

جہاں علم نجوم کی سرحد ختم ہو جاتی ہے۔ ان سبھوں کے برے نور انسانی پر عرش اور خدا ہے۔ ابن العربی کے خیال کے مطابق جنت غیر متحرک ستاروں اور بلا ستاروں والی دنیا کے درمیان واقع ہے۔ یہاں اقلیدس کے حساب پر آٹھ مزید حلقے ہیں مثلاً (۱) سطح الفلک المکوکب (۲) دار المقیم (۳) دار السلام (۴) الخلد (۵) المادوی (۶) النعیم (۷) فردوس (۸) جنت عدن۔ اور یہی جنت ہے۔ فتوحات کے مطابق نقشہ ۱-۲ ملاحظہ ہو۔ (پلاکیوس صفحہ ۲۳۳)۔

جنت کی پوری بناوٹ اقلیدس کے ٹھوس اصول پر مبنی ہے۔ دانٹے نے اس کی من و عن نقل کی ہے۔ ابن العربی نے گلاب کے پھول کا لفظاً ذکر نہیں کیا ہے جب کہ دانٹے کے ہاں قدسی گلاب (MYSTIC ROSE) نمایاں ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے، تو ابن العربی کے اقلیدس کا حساب آپ سے آپ گلاب کے پھول کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پلاکیوس کے خیال میں پورینا (MANFREDI - PORENA) نے اپنی کتاب (COMMENTS GRAFICO ALLA DIVINA COMEDIA) میں دانٹے کی جنت میں گلاب کے پھول (ROSE) کا جو نقشہ بنایا ہے وہ ابن العربی کے فتوحات کے نقشہ سے مماثل ہے۔ ملاحظہ ہو نقشہ نمبر ۳۔ (پلاکیوس صفحہ ۲۳۴)۔

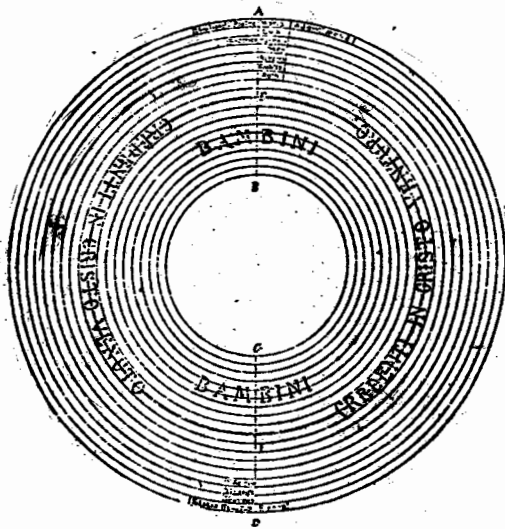
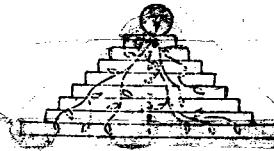


FIGURA 3ª - Pianta della Rosa dei Beati.

cosmos astronomico. o sea. la del primer móvil que es como del

ابن العربی نے درخت (شجرہ طوبی) کا تصور پیش کیا ہے جس کی جڑ بے ستاروں والی دنیا میں ہے لیکن اس کی شاخیں ہر جہت (۷) پر سایہ نگیں ہیں۔ اقلیدس کے حساب سے دیکھا جائے تو یہ سات پتیاں بن جاتی ہیں اور آپ سے آپ نام لئے بغیر بھول کی صورت میں نمودار ہو جاتی ہیں۔ ملاحظہ ہو نقشہ نمبر ۴ (پلاکیوس صفحہ ۲۳۵)

La imagen de este árbol islámico llenando todas las mansiones del paraíso puede verse solamente dibujada en la lámina del Marife:



Nomenclatura de los árboles que se encuentran en el Paraíso según el Corán y el Hadith, pp. 33, que son reproducidos en el libro.

جنت کی تعبیر (DESCRIPTION) میں دانتے نے دوسری تشبیہات بھی ابن العربی سے مستعار لی ہیں۔ دانتے کے خیال میں جنت دیواروں سے محیط ایک باغ ہے۔ ایک ایسی مملکت ہے جہاں عیسیٰ اور مریم حکمران ہیں۔ جہاں ایک پہاڑی ہے جس کے گرد خدا ترس لوگ جمع ہو کر حسن ازلی کی دید کا تصور کرتے ہیں۔ ابن العربی کے ہاں یہ تشبیہات موجود ہیں۔ اس کے نزدیک جنت ایک عظیم الشان باغ ہے جو سات پُر نور یا عکس ریز دائروں سے گھرا ہوا ہے۔ سب سے عظیم الشان حلقہ عدن ہے۔ جہاں ایک سفید پہاڑی ہے جس کے گرد انخیا اور خدا ترس جمع ہوتے ہیں اور دیدار الہی کے تصور میں غرق رہتے ہیں۔ یہ تمام اظہارات دانتے کے ہاں معمولی تبدیلیوں کے ساتھ موجود ہیں۔